۶۔ میں نے مکان بنایا

ڈینیل ڈیفو

پہلی بات : پانچویں جماعت میں آپ نے پڑھا ہے کہ ابتدائی انسان پہلے غاروں میں رہتا تھا۔ جب وہ میدانوں میں رہنے لگا تو سردی، گرمی اور برسات سے بچنے کے لیے اس نے خیمے، جھونپڑیاں اور کچّے مکان بنائے۔ ذیل کے سبق کی مدد سے انسان کے اس ارتقائی سفر کی ایک جھلک پیش کی گئی ہے۔

جان پہچان : ڈینیل ڈیفو ۱۶۶۰ء میں لندن میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک سیاسی سماجی شخصیت کے مالک اور روایتی مذہب کے سخت خلاف تھے۔ انھوں نے کئی کتابیں لکھیں۔ انگریزی کے ابتدائی ناول نگاروں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ ان کی زندگی کا بڑا حصہ انگلستان اور اطراف کے علاقوں میں سفر کرتے گزرا۔ 'رابنسن کروسو' اور 'دنیا کے گرد سفر' ان کی مشہور کتابیں ہیں۔ ان میں انھوں نے انسان کو ہر وقت متحرک رہنے اور عمل کر کے کچھ حاصل کرنے کا سبق دیا ہے۔ ان کا انتقال ۱۷۳۱ء میں ڈَن ہل مقام پر ہوا۔

یہ واقعہ انگریزی ناول 'رابنسن کروسو' سے لیا گیا ہے۔ رابنسن کروسو ایک سمندری سفر پر روانہ ہوتا ہے۔ اچانک طوفان آ جانے سے اس کا جہاز سمندر میں غرق ہو جاتا ہے۔ کروسو کی جان بچ جاتی ہے اور وہ ایک ویران جزیرے پر پہنچ جاتا ہے جہاں وہ کئی برس رہتا ہے۔ زندگی گزارنے کے لیے اسے بہت جتن کرنے پڑتے ہیں۔

میں نے اپنا سامان حفاظت سے رکھنے کے لیے جھونپڑے سے متّصل پہاڑی کی دیوار کو کاٹ کر ایک غار نما چھوٹا سا کمرہ بنایا اور اس میں اپنا سارا سامان سلیقے سے رکھ دیا۔

میں نے سوچ لیا تھا کہ اس ویران جزیرے ہی میں مجھے زندگی گُزارنا ہے اور وقت کاٹنے کا آسان اور سستا نسخہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو ہر وقت کام میں مشغول رکھے۔

ایک دن میں غار کے اندر کام کر رہا تھا کہ ایک طرف کی دیوار سے مٹّی گرنے لگی۔ میں گھبرا کر باہر نکل آیا۔ میرے نکلتے ہی غار کی چھت سے بہت ساری مٹّی آ گری۔ اگر میں ذرا سی بھی غفلت برتتا تو وہ غار میری قبر بن جاتا۔ میں نے مٹّی کو روکنے کے لیے غار کی چھت میں لکڑی کے تختے لگائے۔ پہلے میں نے لکڑی کی بلّیاں کھڑی کیں اور اُن کو تختوں سے جڑ دیا۔ اس طرح غار میں چھوٹی چھوٹی کئی کوٹھریاں سی بن گئیں اور مٹّی کے گرنے کا ڈر بھی نہ رہا۔

جب میرے پاس موم بتّیاں ختم ہو گئیں تو میں اندھیرے کی وجہ سے رات کو سو جایا کرتا تھا۔ میں نے بعد میں ایک ترکیب نکالی۔ مٹّی کا ایک چراغ بنا کر اُس کو دھوپ میں خشک کر لیا۔ پھر اُس میں بکری کی چربی ڈال کر چراغ جلانے لگا۔ اس طرح رات میں روشنی کا انتظام ہو گیا۔

وہ روٹیاں جو میں جہاز پر سے لایا تھا، اب بہت تھوڑی سی رہ گئی تھیں۔ میں نے اپنی خوراک بھی کم کر دی تھی۔ بس ایک روٹی روزانہ کھایا کرتا تھا۔ مجھے یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ جب روٹیاں ختم ہو جائیں گی تو میں کیا کھاؤں گا۔ پھر سوچا اگر زندگی باقی ہے تو قدرت کوئی نہ کوئی انتظام کر ہی دے گی۔

اس دوران میں نے سمندر کے کنارے بڑے بڑے کچھوے دیکھے۔ میں جانتا تھا کہ کچھوے ریت میں انڈے دیتے ہیں۔

تلاش کرنے پر مجھے کئی جگہ انڈوں کی چھوٹی چھوٹی ڈھیریاں نظر آئیں۔ جب سے میں اس جزیرے میں آیا تھا، انڈے نہیں کھائے تھے۔ اُن انڈوں کو دیکھ کر میرا جی للچایا۔ میں نے جب وہ انڈے کھائے تو مجھے بہت لذیذ معلوم ہوئے۔ ایک دن میں گھومتا پھرتا ایک پہاڑی پر چلا گیا۔ اس پر طرح طرح کے میوے دار پیڑ تھے۔ میں نے کچھ پھل توڑے اور کھائے۔ پھل میٹھے اور ذائقے دار تھے۔ میں نے کچھ لیمو توڑے۔ لیمو کا عرق پانی میں ملا کر پینے سے پانی مزے دار معلوم ہوتا ہے۔

تیس ستمبر کو مجھے اس جزیرے میں آئے ہوئے پورا ایک سال بیت گیا تھا۔ میں نے اُس دن کی یاد میں روزہ رکھا اور خدا کو یاد کیا۔

میں نے اپنے گھر کے چاروں طرف لکڑی کی شاخیں کاٹ کر گھیرے کی صوٗرت میں گاڑ دی تھیں۔ برسات میں دیکھا کہ اُن میں نئی شاخیں پھوٹی ہیں۔ کچھ عرصے میں وہ بڑے بڑے درختوں کی شکل اختیار کر گئیں۔ میں نے اس قسم کا ایک اور گھیرا تیار کیا۔ اس طرح یہ گھیرا دوہرا ہو گیا اور خوب سایہ دار بن گیا۔ اب میرے گھر میں گرمیوں کے موسم میں بھی سایہ اور ٹھنڈک رہنے لگی۔ یوں میرا مکان جنگلی جانوروں سے بھی محفوظ ہو گیا۔

ایک بار میں نے ایک بکری کا بچّہ پکڑا۔ وہ رفتہ رفتہ مجھ سے مانوٗس ہو گیا۔ میرے ہاتھ سے چارا کھاتا تھا اور میرے ساتھ گھومتا پھرتا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اب میں بہت ساری بکریاں پالوٗں گا۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ضرورت پڑنے پر مجھے گوشت اور دوٗدھ کی کمی نہیں ہوگی۔

میں نے ایک طوطا بھی پالا تھا۔ وہ میرا نام رٹا کرتا۔ میں خالی وقت میں اُسے پڑھانے لگا۔ یہ طوطا خوٗب بولتا تھا۔ میں گھر کے ایک فرد کی طرح اُس سے محبّت کرتا تھا۔ میں نے طوطے کے لیے ایک پنجرہ بھی تیار کیا۔

اب مجھے اس جزیرے میں رہتے ہوئے دو سال بیت گئے تھے۔ میں نے غلّہ اُگانے کے لیے زمین تیار کی۔ مینڈھ باندھی، کدال سے زمین ٹھیک کی۔ ہل کا کام ایک مضبوط نوک دار لکڑی سے لیا۔ زمین تیار ہونے پر میں نے دھان اور جو بو دِیے۔ دسمبر کے آخر میں فصل کاٹنے کا وقت آیا۔ میرے پاس فصل کاٹنے کے لیے درانتی نہیں تھی۔ میں نے ایک تلوار کو توڑ کر اُس سے درانتی کا کام لیا۔ جب فصل کٹی تو ڈھیر سارا غلّہ دیکھ کر میرا دل باغ باغ ہو گیا۔ میں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اُس نے میرا پیٹ بھرنے کا انتظام کر دیا۔

مجھے برتنوں کی بھی سخت ضروٗرت تھی۔ ایک جگہ چکنی مٹّی مل گئی۔ میں نے ایک گول سا برتن تیار کیا اور اُسے دھوٗپ میں سُکھا لیا۔ یہ بہت بھدّا اور بھاری تھا لیکن اس میں خشک چیزیں رکھی جا سکتی تھیں۔ پھر میں نے چھوٹی چھوٹی ہانڈیاں بنائیں اور اُنھیں آگ پر پکایا۔ اس طرح وہ پختہ اور مضبوٗط ہو گئیں۔ میں نے ایک بھٹّی تیار کی جس میں کئی برتن پک

سکیں۔ اب مجھے جس طرح کی چھوٹی یا بڑی ہانڈی کی ضرورت ہوتی تھی بنا لیتا تھا۔ آٹا پیسنے کے لیے میں نے سخت لکڑی کی ایک اوکھلی بنائی اور اُسی لکڑی کا موسل بنایا۔ میں اس اوکھلی میں جَو کوٹ لیتا تھا۔ ایک درخت کی چھال کی جھلّی سے چھلنی بنائی۔ توے کے لیے مٹّی کا ایک کُونڈا بنایا۔ کوئلے دہکا کر اُن کے اوپر اس کُونڈے کو رکھ دیتا تھا اور اُس کے چاروں طرف انگارے لگا دیتا۔ جب کُونڈا خوب گرم ہو جاتا تو اس پر جَو کے آٹے کی روٹیاں سینک لیا کرتا تھا۔ اس طرح یہ روٹیاں خوب مزے دار اور سینکی ہوئی پکتی تھیں۔ چاول اُبالنے کے لیے ہانڈی کافی تھی۔

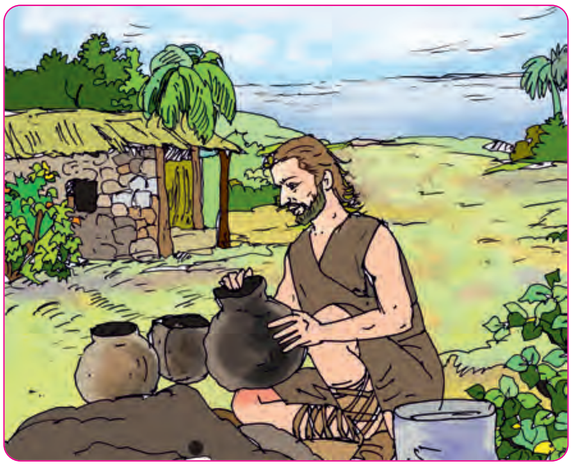

اب مجھے اس جزیرے میں رہتے ہوئے چوتھا سال بیت گیا تھا۔ میرے پاس ضرورت کی ساری چیزیں موجود تھیں۔ میں اپنے آپ کو یہاں کا راجا کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔ میرے علاوہ یہاں کوئی دُوسرا نہ تھا۔ میں آزاد تھا اور اپنی مرضی سے سارا کام کرتا تھا۔ میری زندگی کے دن آرام سے گُزر رہے تھے۔ اس درمیان میں نے ایک چھوٹی سی ڈونگی بنانا شروع کی۔ آخر دو سال کی کڑی محنت کے بعد ڈونگی تیار ہوگئی۔ میں نے ڈونگی کی جگہ سے تین ہاتھ چوڑی اور ڈھائی ہاتھ گہری ایک نالی کھودی اور دو فرلانگ پر جو نالہ تھا، اُس سے ملا دیا۔ اس طرح ڈونگی کو آسانی سے پانی تک پہنچانے میں کامیابی مل گئی۔ میں کبھی کبھی اس میں بیٹھ کر سمندر کے کنارے کنارے گھومنے نکل جاتا۔

ایک بار میں نے ٹاپو کے چاروں طرف گھومنے کا ارادہ کیا اور کھانے پینے کا سامان ڈونگی میں رکھ کر نکل پڑا۔ اس سفر میں کئی روز لگ گئے۔ ایک دن ہوا بہت تیز تھی اور سمندر میں اونچی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ میں نے ڈونگی کو ایک نکیلی چٹان سے باندھ دیا اور تین دن تک ایک پہاڑی پر رُکا رہا۔ تیسرے روز جب ہوا کا زور کم ہوا تو میں نے ڈونگی کھول دی اور چل پڑا۔ لیکن پانی کا بہاؤ بہت تیز تھا۔ کسی بھی وقت کوئی بڑی سی موج ڈونگی کو اُلٹ سکتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد خدا کی مہربانی سے ہوا کا رُخ بدل گیا اور ڈونگی شمال کی سمت بہنے لگی۔ اگر ہوا کا رخ نہ بدلتا تو ڈونگی دور سمندر میں چلی جاتی اور یقینی طور پر میں ہلاک ہو جاتا۔ آخر ڈونگی شام تک کنارے پر پہنچ گئی۔ میری جان میں جان آئی، میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور کشتی کو ایک محفوظ جگہ باندھ کر اوپر آ گیا۔ میں تھکن سے چُور تھا اس لیے وہیں ریت پر پڑ کر سو رہا۔ پتا نہیں کب تک سوتا رہا۔ پھر مجھے نیند میں ایسا لگا کوئی میرا نام لے کر پکار رہا ہے۔

”کروسو! کروسو، تو کہاں گیا تھا؟“

میں نے ایک دو بار آنکھیں کھولیں اور پھر سو گیا۔ میں اس آواز کو اپنا وہم سمجھ رہا تھا۔ لیکن وہ وہم نہیں تھا؛ میرا پیارا طوطا میرے کندھے پر بیٹھا ہوا تھا اور اتنے دنوں کے بعد مجھے پا کر خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔ میں نے طوطے کو اپنے ساتھ لیا اور اپنے غار والے گھر میں واپس آ گیا۔ اُس دشوار گزار سفر کے بعد اپنا گھر مجھے آرام اور سکون کا گہوارہ معلوم ہو رہا تھا۔

معنی و اشارات

متّصل	-	جڑا ہوا، لگا ہوا
نسخہ	-	طریقہ
بلّیاں	-	لکڑی کے کھمبے
اوکھلی	-	لکڑی یا پتھر کا برتن جس میں اناج کوٹا جاتا ہے
موسل	-	اناج کوٹنے کا آلہ
کونڈا	-	مٹی کا گول اور گہرا برتن
ڈونگی	-	درخت کے تنے سے بنائی ہوئی چھوٹی ناؤ
ٹاپو	-	چھوٹا جزیرہ
وہم	-	شک
دشوار گزار	-	جہاں سے گزرنا مشکل ہو
گہوارہ	-	جھولا

ANEVHK

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے:

ا۔ کروسو کے نزدیک وقت گزارنے کا آسان طریقہ کیا تھا؟

۲۔ کروسو کو کس بات کی فکر ستا رہی تھی؟

۳۔ کروسو نے ایک سال بیتنے پر کیا کِیا؟

۴۔ کروسو نے کس چیز سے درانتی بنائی؟

۵۔ چاول اُبالنے کے لیے کروسو کس چیز کا استعمال کرتا تھا؟

۶۔ ڈونگی کتنے سال میں تیار ہوئی؟

✤ مختصر جواب لکھیے:

ا۔ جب چھت سے مٹی گرنے لگی تو کروسو نے کیا کِیا؟

۲۔ موم بتّیوں کے ختم ہونے پر کروسو نے کیا کِیا؟

۳۔ کروسو کو کچھوے کے انڈے کیسے حاصل ہوئے؟

۴۔ کروسو نے غلّہ کیسے اُگایا؟

۵۔ کروسو نے روٹیاں سینکنے کی کیا ترکیب نکالی؟

بول چال

✤ ذیل کے محاوروں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

وقت کاٹنا ، دل باغ باغ ہونا ، جان میں جان آنا ، تھکن سے چوٗر ہونا ، فکر کھائے جانا

جوڑیاں لگائیے

✤ سبق کی مدد سے الف اور ب میں دیے ہوئے لفظوں میں ربط قائم کیجیے:

الف : پہاڑی ، مٹی کا چراغ ، کچھوے کے انڈے ، ہل ، جَو ، چاول ، ڈونگی ، گھر

ب : مضبوط نوک دار لکڑی ، اوکھلی ، سمندر ، ریت ، غار نما چھوٹا کمرہ ، بکری کی چربی ، گہوارہ ، ہانڈی

وسعت میرے بیان کی

✤ سبق کی روشنی میں ان جملوں کی وضاحت کیجیے:

ا۔ ”مجھے یہ فکر کھائے جا رہی تھی۔“

۲۔ ”میں اپنے آپ کو یہاں کا راجا کہوں تو بے جا نہ ہوگا۔“

۳۔ ”اُس دشوار گزار سفر کے بعد اپنا گھر مجھے آرام اور سکون کا گہوارہ معلوم ہو رہا تھا۔“

تلاش و جستجو

رابنسن کروسو ایک جہاز راں تھا۔ آپ اُن دو مشہور جہاز رانوں کے نام معلوم کیجیے جنھوں نے ہندوستان اور امریکہ کو دریافت کیا۔